Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۷۷/۴۲ | اتوار ۱۸ شعبان ۱۴۱۲ھ، ۲۳ تبلیغ ۱۳۷۱ ہش، ۲۳ فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۴۳

احباب جماعت کی خدمت میں خصوصی دعاؤں کی تحریک

از محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ عرصہ سے علیل چلی آرہی ہیں اور اب کچھ روز ہوئے کہ انہیں ادویات سے علاج کے سلسلہ میں ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ جہاں ماہر ڈاکٹر صاحبان کی زیرِ ہدایت اُن کا علاج جاری ہے۔ ان کی صحت کے متعلق ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے آمدہ ۲۰ فروری ۱۹۹۲ء کی رپورٹ کے مطابق

باقی صـ پر

دنیا کی سب سے بڑی بدنصیبی دُعا سے تعلّق توڑ لینا ہے

جتنی دُعا جماعت احمدیہ ایک ماہ میں کرتی ہے دنیا کے بڑے بڑے خطّوں میں ساری آبادی مل کر ساری زندگیوں میں اتنی دعا نہیں کرتی

خدا کی راہ میں خرچ کرنیوالوں کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے۔ ان کی دعاؤں کی قبولیّت کا وعدہ دیا گیا ہے

خُطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیّہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ ۱۹ روفا ۱۳۷۰ ہش (۱۹ جولائی ۱۹۹۱ء) بمقام اسلام آباد۔ برطانیہ

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"سورۂ فاتحہ کے مضامین پر خطبات کا جو سلسلہ چل رہا ہے اس میں سے غالباً آج کا یہ خطبہ آخری ہوگا کیونکہ اب ہم (جن پر تیرا غضب ہوا) کے ذکر میں داخل ہو چکے ہیں اور اس ذکر سے (اللہ نے چاہا تو) آج نکل کر پھر نماز کی بقیّہ دُعاؤں اور حمد و ثناء سے متعلق میں کچھ بات کروں گا۔ وہ دُعائیں جو قرآن کریم نے (جن پر تیرا غضب ہوا) اور (جو گمراہ ہو گئے) کی دُعاؤں کے طور پر محفوظ کی ہیں ان میں ہمارے لئے بہت بڑے سبق ہیں۔ کچھ دُعاؤں کا ذکر اس سے پہلے گزر چکا ہے۔ آج سورۂ مؤمنون کی آیات ۱۰۴ تا ۱۰۹ سے مضمون شروع کرتے ہیں۔ دُعا تو ان میں سے ۱۰۷ اور ۱۰۸ آیات پر مشتمل ہے لیکن یہ آیات اس دعا کے تعلق میں ہیں اس لئے یہ ساری آیات درج کر دی گئی ہیں۔

دُنیا کی سب سے بڑی بدنصیبی

دُعا یہ ہے کہ (— المومنون: ۱۰۷) وہ خدا سے یہ عرض کریں گے کہ اے ہمارے رب (—) ہم پر ہماری بدنصیبی نے غلبہ پا لیا تھا (—) اور ہم گمراہ قوم بن چکے تھے (—) اے ہمارے رب! ہمیں اس جہنم کی حالت سے نکال دے، پھر اگر ہم دوبارہ وہی حرکتیں کریں تو پھر یقیناً ہم ظالموں میں سے ہوں گے (—) اللہ تعالیٰ اُن سے فرمائے گا کہ تم اس میں دُور ہٹ جاؤ اور مجھ سے کلام نہ کرو۔

جتنی بھی دُعائیں محفوظ کی گئی ہیں ان میں سے غالباً یہ اپنے مضمون کے لحاظ سے سب سے زیادہ دردناک دُعا ہے کیونکہ اس سے پہلے یہ ذکر تو ملتا ہے کہ خدا نے دُعا کی اجازت دی اور لوگ دُعا کرتے رہے اور پکارتے رہے لیکن دُعا ردّ ہوتی رہی لیکن یہ ایک ایسی دُعا ہے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مجھ سے کلام نہ کرو اور اپنی اس حالت میں اور دُور تک پیچھے ہٹ جاؤ۔

اس مضمون کا اُن کے اس اقرار سے تعلق ہے (—) انہوں نے کہا کہ اے خدا اس دُنیا میں بدنصیبی ہم پر غالب آگئی تھی اور بدنصیبی کے غلبے کی یہ تفسیر ہے کہ سب سے زیادہ بدنصیب وہ قوم ہوا کرتی ہے جو خدا سے اس طرح تعلق توڑ لے کہ اس کو پکارنا اور دُعا میں اس کو یاد رکھنا ہی بھول جائے گویا خدا کا کوئی وجود ہی نہیں رہا۔ پس درحقیقت خدا کے جواب نے (—) ہمیں یہ سمجھایا ہے کہ دُنیا میں سب بدنصیبیوں سے بڑھ کر بدنصیبی کیا ہوا کرتی ہے۔ دُنیا میں ایسی قومیں بھی ہیں جن پر مصیبتوں کے وقت بھی آتے ہیں تب بھی وہ خدا کو نہیں پکارتے اور بہت سے ایسے لوگ ہیں جو مصیبتوں کے وقت خدا کو یاد کرنے لگ جاتے ہیں۔ ان کا ذکر خدا تعالیٰ نے مختلف جگہوں پر فرمایا اور ساتھ یہ بھی فرمایا کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ دوبارہ اس پہلی حالت کو لَوٹ جائیں گے۔ پھر بھی ہم بعض دفعہ ان کی دُعائیں سُنتے رہے کیونکہ ان کو دُعا کی طرف توجہ تو تھی۔ یہ خیال تو آتا تھا کہ ہمارا ایک رب ہے اس کی طرف ہمیں جھکنا چاہیئے اور اس سے مدد مانگنی چاہیئے لیکن وہ بدنصیب جن پر بدنصیبی غلبہ پا جائے وہ دُعا کے مضمون کو ہی بھول جاتے ہیں۔ اس پہلو سے آج کی دنیا پر اگر آپ نظر ڈالیں تو یقیناً انسان یہ کہہ سکتا ہے کہ (—) کہ زمانے کی قسم! زمانہ بہت بڑے گھاٹے میں جا رہا ہے کیونکہ آج دُنیا کی بھاری اکثریت وہ ہے جو دُعا کا مضمون ہی بُھلا چکی ہے۔ جتنی دُعا جماعتِ احمدیہ میں کی جاتی ہے اور جتنا دُعا کا ذکر جماعت احمدیہ میں چلتا ہے بعض ایسے بڑے بڑے خطّے ہیں جہاں ساری آبادی مل کر بھی ساری زندگیوں میں دُعا کا اتنا ذکر نہیں کرتی جتنا جماعت احمدیہ ایک سال بلکہ ایک مہینہ میں کرتی ہے بلکہ جماعت احمدیہ کی دعاؤں کے بعض دن بعض برِّاعظموں کی دعاؤں پر غالب آجاتے ہیں۔ پس دُعا ہی حقیقت میں رُوحانی زندگی ہے اور جو قوم دُعا کے ذریعہ خدا تعالیٰ سے تعلق کاٹ لیتی ہے اس کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ پس دُعائیں نامقبول بھی ہوں تب بھی دُعا میں لگے رہنا چاہیئے کیونکہ ایک وسیلہ تو ہے۔ ایک واسطہ تو ہے خدا سے جس سے زندگی کی رمق قائم رہتی ہے اور ایک امید باقی رہتی ہے۔ پس ایسی دعائیں بھی جو نامقبول ہوں اور نامقبول رہیں بسا اوقات ان کو بھی بالآخر پھل لگ جاتے ہیں۔ اس دُعا سے جو ایک بدنصیب قوم کی دُعا ہے اس سے ہم نے یہ راز سمجھ لیا کہ سب سے اہم چیز خدا سے دُعا کا تعلق قائم رکھنا ہے خواہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ قبول ہو یا نہ ہو۔ پس وہ لوگ جو بسا اوقات اپنی اس تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ ہم دعائیں تو کرتے ہیں مگر قبول نہیں ہوتیں۔ ہم نمازیں تو پڑھتے ہیں مگر مزہ نہیں آتا کیوں نہ چھوڑ دیں۔ ان کے لئے اس آیت میں بہت ہی بڑا انذار ہے۔ اگر اس دنیا میں چھوڑ دو گے تو آئندہ تمہیں بھی یہی جواب ملے گا (۔)۔ پہلے بھی تم نے مجھ سے رابطہ توڑ لیا تھا۔ تم مجھ سے کلام نہیں کیا کرتے تھے۔ اب میری باری ہے۔ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ آج میں تم سے کلام نہیں کروں گا۔ دعا کے مضمون میں حضرت اقدس (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) فرماتے ہیں کہ بعض دفعہ بظاہر دعا قبول نہیں ہوتی لیکن متقی کی ہر دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ فرمایا بسا اوقات وہ دعا اس طرح قبول ہوتی ہے کہ انسان کو اس وقت معلوم نہیں ہوتا لیکن بعد میں اس کو علم دیا جاتا ہے کہ کس رنگ میں تمہاری دعا قبول ہوئی۔

یہ مضمون ایک گہرا مضمون ہے، اس کے ذکر کے بغیر میں آگے چلتا ہوں کیونکہ میری خواہش ہے کہ آج ہی (جن پر تیرا غضب ہوا) اور (جو گمراہ ہوئے) کی دعاؤں کے اس مضمون کو ختم کروں۔

دعا کے بارے میں ایک یادگار واقعہ

(دینِ حق میں کے) لٹریچر میں ایک ایسی دعا کا ذکر ملتا ہے یا ایسے دعا کرنے والے کا ذکر (دینی) لٹریچر میں ملتا ہے جو ایک لمبے عرصہ تک دعائیں کرتا رہا اور دعائیں نامقبول ہوتی رہیں اور نامقبول ہونے کی اطلاع اس کو دی جاتی رہی لیکن پھر بھی وہ تھکا نہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک بزرگ کوئی خاص دعا کیا کرتے تھے اور ان کے بہت سے مرید تھے کیونکہ وہ بہت ہی تقویٰ شعار انسان تھے اور دور دور تک ان کی نیکی کی شہرت پھیل چکی تھی۔ بہت سے مرید آتے تھے اور کچھ عرصہ صحبت پا کر چلے جایا کرتے تھے لیکن ایک ایسا مرید تھا جس نے کبھی ان کا دامن نہیں چھوڑا۔ اس کے متعلق آتا ہے کہ اس نے ایک دفعہ اپنے پیر سے اس بزرگ سے کہا کہ ۱۲ سال سے میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ آپ ایک دعا روزانہ کرتے چلے جاتے ہیں اور روزانہ آپ کو خدا تعالیٰ یہ اطلاع دیتا ہے کہ میں نے تیری یہ دعا نامقبول کر دی ہے، رد کر دی ہے اور پھر آپ رات کو اٹھتے ہیں اور پھر وہی دعا کرتے ہیں اور پھر اٹھتے ہیں اور پھر وہی دعا کرتے ہیں اور آپ کا اصرار ختم ہونے میں ہی نہیں آتا جبکہ ہر دفعہ خدا آپ کو مطلع فرما دیتا ہے کہ میں نے تیری دعا رد کر دی ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ دیکھو میں بھکاری اور فقیر انسان ہوں۔ فقیروں کا کام مانگنا ہے اور خدا مالک ہے اس کا کام ماننا یا نہ ماننا ہے۔ وہ اپنا کام کرتا چلا جا رہا ہے۔ میں اپنا کام کرتا رہوں گا۔ یہ بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اس بزرگ کو الہام ہوا کہ جا ہم نے تیری تمام عمر کی دعائیں قبول کر لی ہیں تو بعض دعاؤں کا وفا سے تعلق ہوتا ہے۔ بندے کا کام نہیں ہے کہ خدا سے کلام کا تعلق توڑ لے۔ یہ سب سے بڑی گستاخی ہے۔ اگر ماں باپ بھی اپنے بچے کی کوئی بات نہ مانیں اور وہ روٹھ کر مانگنا چھوڑ دیں تو ماں باپ کو سخت تکلیف پہنچتی ہے اور وہ اسے ذاتی طور پر اپنی بے ادبی اور گستاخی سمجھتے ہیں۔ ماں باپ کے مقابل پر بچے کا جو رشتہ ہے وہ ایک معمولی رشتہ ہے لیکن خدا کے مقابل پر بندے کا رشتہ تو بہت ہی عاجزی کا رشتہ ہے۔ اس لئے ان باتوں کو سمجھیں اور خدا سے کلام کا تعلق توڑنے کا تصور بھی دل میں نہیں آنا چاہیئے۔ پس وہ لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں یا نمازوں میں لطف نہیں آتا ان کو یہی نصیحت ہے کہ وہ بندگی کرتے چلے جائیں۔ یقیناً خدا تعالیٰ ان کی دعاؤں کو کسی نہ کسی رنگ میں قبول فرمائے گا اور ہرگز بعید نہیں کہ ایک وفا شعار بندے کو آخر وہی جواب ملے جو اس بزرگ کو ملا تھا کہ ہم نے تیری ساری عمر کی دعائیں قبول کر لیں۔

بہانے تراشنے والے

ایک دعا سورۃ قصص آیت ۴۹ میں بیان ہوئی ہے۔ فرمایا (۔) اس میں بدنصیب منکر قوموں کی نفسیات بیان ہوئی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جب ان کے پاس حق آ گیا جو ہماری طرف سے تھا تو انہوں نے کہا، کیوں نہ اس شخص کو وہ کچھ دیا گیا جو کچھ موسیٰؑ کو دیا گیا یعنی انبیاء کے انکار کرنے والے ہمیشہ اسی قسم کے بہانے تراشتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے یہ مطالبے کرتے ہیں کہ جو اس سے پہلے کو دیا گیا جس رنگ میں اس سے تو نے کلام کیا، جس رنگ میں اس سے تو نے سلوک فرمایا اگر بعینہٖ ویسا ہی کلام اس بندے سے کرے اور ویسا ہی سلوک اس بندے سے فرمائے تو پھر ہم ایمان لے آئیں گے مگر یہ پہلوں سے ملتا نہیں۔ چنانچہ ہر نبی کو ہمیشہ یہی کہہ کر رد کر دیا گیا کہ جو تجھ سے پہلے نبی نشان لائے تھے وہ نشان لا کر دکھا اور جب اس کے نشانات اس پر نازل ہوئے تو انہیں نظر انداز کر دیا گیا۔ جب بعد میں ایک نبی آیا تو اس سے بھی یہی مطالبہ ہوا کہ تجھ سے پہلے جو نبی گزرا ہے ویسا نشان دکھا۔ چنانچہ اس کا جواب دیکھئے کتنا عظیم الشان جواب ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کیا موسیٰؑ کو اس سے پہلے تم لوگ رد نہیں کر چکے۔ مراد یہ ہے کہ یہ ذہنیت ایسی ہے جو ہر آنے والے کو رد کرتی ہے۔ جب موسیٰؑ کے وقت میں جیسی سرشت کے لوگ تھے تو انہوں نے بعینہٖ یہی سوال موسیٰؑ سے بھی تو کیا تھا کہ تیرے نشانات کو ہم نہیں مانتے۔ تجھ سے پہلے جو نشانات آئے تھے ویسے نشان لا کر دکھا اور یہ سلسلہ ہمیشہ اسی طرح سے جاری ہے۔ پس تم اس سرشت کے لوگ ہو جو قبول کر ہی نہیں سکتے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے صدق کی بعض نشانیاں ہوتی ہیں، اہل اللہ کی بعض علامتیں ہوتی ہیں وہ علامتیں تو ہمیشہ دہرائی جاتی ہیں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ وہی علامتیں ہیں جنہیں دیکھ کر سچے لوگ پہچانا کرتے ہیں لیکن اس کے علاوہ یہ کہنا کہ موسیٰؑ نے جس طرح عصا سے جھوٹے بنے ہوئے سانپوں کو دوبارہ رسّی بنا دیا تھا اسی طرح کا عصا دکھا۔ یہ کہنا کہ جس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام نے مُردے زندہ کئے تھے، اسی طرح مُردے زندہ کر کے دکھا۔ یہ سارے انکار کے بہانے ہیں اور جو بھی ایسے بہانے کرے گا اللہ تعالیٰ ان بہانوں کو رد فرما دے گا۔

ایک دعا سورۃ قصص ۶۳ تا ۶۵ میں درج ہے۔ میں جب آیات کا نمبر لیتا ہوں تو یہ دعا سے پہلے اور بعد کی آیات کا نمبر بھی بیچ میں دے دیتا ہوں۔ وہ پس منظر کے طور پر اور بعد میں آنے والے جواب کے طور پر لکھی گئی ہیں لیکن میں صرف دعا پڑھ کر سناؤں گا۔ فرمایا (۔) وہ یہ کہیں گے کہ وہ لوگ جن پر خدا تعالیٰ کا فیصلہ صادر ہو جائے گا (۔) وہ وعید جو ان کو دیئے گئے تھے، جس عذاب سے ان کو ڈرایا گیا تھا اس عذاب میں داخل ہونے کا وقت اُن کے سامنے آ جائے گا تو اس وقت وہ یہ کہیں گے (۔) اے ہمارے ربّ! یہ وہ لوگ ہیں جنہیں ہم نے گمراہ کیا تھا۔

جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنیوالے اپنے نفس کی عبادت کرتے ہیں

اس سے پہلے ایک ایسی دعا گزری ہے جس میں گمراہ ہونے والے لوگ خدا سے یہ عرض کرتے ہیں کہ اے خدا! یہ وہ بدبخت ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا لیکن کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ اقرار کریں گے کہ ہم نے فلاں کو اور فلاں کو گمراہ کر دیا تھا (۔) جیسا کہ ہم خود بھی گمراہ ہو گئے تھے (۔) آج ہم تیری طرف اپنے گذشتہ اعمال سے الگ ہو کر لوٹتے ہیں یعنی پچھلے اعمال سے برأت کرتے ہوئے تیری طرف آ رہے ہیں (۔) یہاں دراصل ایک اور مضمون شروع ہو گیا ہے (۔) اس کا تعلق پھر انہی لوگوں سے ہے جن کے متعلق کہا گیا کہ ہم نے ان کو گمراہ کیا تھا اور اقرار کی وجہ بھی بیان کر دی گئی ہے۔ اس آیت کو سمجھنے کے لئے یہ آخری ٹکڑا اس کی چابی ہے کہ وہ لوگ کیوں خود کہیں گے کہ ہم نے ان کو گمراہ کیا تھا۔ لوگ تو ایسے موقعہ پر کہا کرتے ہیں کہ ہماری توبہ! ہم نے تو کچھ نہیں کیا لیکن عذاب کو دیکھتے ہوئے بعض لوگ یہ کیوں کہیں گے کہ ہم اقرار کرتے ہیں کہ ہم بھی گمراہ تھے اور ہم نے ان کو گمراہ کیا تھا۔ آخر پر یہ کہا گیا ہے (۔) کہ یہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔ اصل بات یہ ہے کہ سب سے بڑی سزا ان لوگوں کے لئے ہے جو دنیا میں جھوٹے معبود بن جائیں اور ان کے لئے سب سے خوفناک جہنم ہے جو خدا سے ہٹا کر اپنی عبادت کی تعلیم دینے لگیں۔ یہ مضمون ایسے فرضی خداؤں کے اوپر چسپاں ہو رہا ہے جو بعض دوسرے لوگوں کے ساتھ جہنم کے سامنے پیش کئے جائیں گے جن کو ان چھوٹے لوگوں نے خدا بنا لیا تھا۔ جن کو ان چھوٹے لوگوں نے معبود کی صفات دے دی تھیں، اس لئے وہ بڑے عذاب سے ڈر کر چھوٹے گناہ کا اقرار کر رہے ہیں ورنہ کوئی اتنی بڑی بہادری نہیں ہے کہ خدا کے حضور حاضر ہو کر بڑی تعلّی سے کہیں کہ ہاں ہم گنہگار ہیں ہم نے ایسا کیا تو آیت کا آخری ٹکڑا یہ بتا رہا ہے کہ اے خدا! ہم نے خود ان کو گمراہ کیا ہے۔ ہمیں پتہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہم خود بھی تو گمراہ تھے مگر ہم نے کبھی ان کو یہ نہیں کہا کہ ہماری عبادت کرو۔ یہ ان کی جہالت ہے اور اس لحاظ سے ہم بریّت کا اعلان کرتے ہیں۔ ہمیں اس بات کی سزا نہ دینا۔ گمراہ تھے۔ گمراہی کی سزا دے دینا۔ گمراہ کرنے کی سزا دے دینا مگر جھوٹے خدا بننے کی سزا نہ دینا۔ کیونکہ ہم نے ان کو نہیں کہا۔ یہ جو ہماری عبادت کرتے تھے یہ دراصل خود اپنے نفسوں کی عبادت کرتے تھے۔

اس میں دوسرا گہرا حکمت کا راز یہ سمجھایا گیا کہ جھوٹے خداؤں کی عبادت کرنے والے کسی اور کی عبادت نہیں کرتے بلکہ اپنے نفس کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے فرضی قصّوں کی عبادت کرتے ہیں۔ اپنے مفادات کی عبادت کرتے ہیں اور حقیقت میں ان جھوٹے خداؤں سے ان کا کوئی ذاتی تعلق نہیں ہوتا نہ کوئی مشاہدہ ہوتا ہے۔ جس کے ساتھ کوئی ذاتی تعلق نہ ہو، جس کو مشاہدہ نہ کیا گیا ہو حقیقت میں اُن کی عبادت نہیں کی جاتی بلکہ اپنی اغراض اور اپنے نفوس کی عبادت کی جاتی ہے۔ اپنے توہمات کی عبادت کی جاتی ہے۔ پس اس آیت نے بہت سے فطری رازوں سے پردہ اٹھایا اور یہ سمجھایا کہ انسان جب کسی بڑے گناہ میں ملوث پایا جاتا ہے یا اس پر الزام لگتا ہے تو وہ چھوٹے گناہ کا اقرار کر لیا کرتا ہے لیکن اس کا فائدہ کوئی نہیں کیونکہ فرمایا (۔) کہ قیامت کے دن ان سے یہ کہا جائے گا کہ تم ان شرکاء کو اپنی مدد کے لئے بلاؤ جن کو تم دنیا میں پکارا کرتے تھے۔ (۔) پھر وہ ان کو بلائیں گے اور ان کو پکاریں گے، آوازیں دیں گے لیکن کوئی جواب نہیں پائیں گے (۔) اور عذاب کو دیکھیں گے (۔) کاش ایسا ہوتا کہ وہ دنیا کی زندگی میں ہی ہدایت پا چکے ہوتے۔

آپس میں نفرت کرنے والوں کی دعا

سورۃ سبا کی آیت بیسویں میں یہ دعا درج ہے (۔)۔

حضرت سلیمانؑ نے جب بہت ترقی کی اور بہت عظیم الشان سلطنت قائم ہوئی اور عظیم الشان سلطنتوں میں شہری آبادیاں ہمیشہ بڑھ جایا کرتی ہیں اور نتیجۃً بعض دفعہ شہروں سے شہر مل جاتے ہیں۔ چنانچہ سویلائزیشن (تہذیب) کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ جتنی بڑی سویلائزیشن ہوگی اتنا شہری آبادیاں پھیلتی چلی جائیں گی یہاں تک کہ بعض شہر دوسرے شہروں سے مل جاتے ہیں تو ایسا ہی نقشہ کھینچا گیا ہے کہ ایسی حالت میں یہودتے یہ دعا کی (۔) انہوں نے کہا اے خدا! ہمارے درمیان سفر بڑھا دے۔ مطلب یہ تھا کہ ہماری بستیوں کے درمیان فاصلے زیادہ کر دے (۔) اور انہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا (۔) اور ہم نے ان کو ماضی کے قصّے بنا دیا (۔) اور ہم نے ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور گروہ در گروہ بکھیر دیا (۔) ان باتوں میں ہر صبر کرنے والے اور شکر کرنے والے کے لئے بہت سی نشانیاں ہیں۔

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے تو دعا کی کہ اے خدا ہمارے فاصلے بڑھا دے لیکن اس پر اتنی خطرناک سزا کا کیا مطلب تھا کہ ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا۔ ان کو بکھیر دیا گیا۔ ان سے برکتیں چھین لی گئیں۔ اگر ایک انسان کھلی جگہ رہنا چاہے اور یہ پسند نہ کرے کہ شہر شہر سے ملے ہوں تو اس کے نتیجہ میں تو یہ سزا نہیں ملنی چاہیئے۔ عام طور پر قرآنی تراجم میں یہی لکھا ہوا ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی تاکہ ہماری رہن سہن ہو جائیں۔ ہمارے شہر ایک دوسرے سے ہٹیں۔ کچھ کھلی ہوا میں ہم بھی دم لیں۔ شہر کی تنگیوں سے گھبرا گئے تھے اور یہ دعا کی۔ حالانکہ یہ بات درست نہیں۔ قرآن کریم نے اس دعا کے معًا بعد یہ فرما کر کہ (۔) اس دعا کی بنیادی خرابی کا ذکر فرما دیا ہے۔ وہ اس لئے ایک دوسرے سے دور نہیں ہونا چاہتے تھے کہ ان کو کھلی فضا میں سانس لینے کی خواہش تھی بلکہ اس لئے کہ ان کے دل ایک دوسرے سے دور ہو چکے تھے۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنے لگے تھے اور وہ سوسائٹی جس میں محبت نہ رہے اس میں تو انسان یہ بھی چاہتا ہے کہ میرا ہمسایہ بھی مجھ سے دور ہٹ جائے۔ پس نفرتیں جب فاصلے بڑھانے کے مطالبے کریں تو یہ دعا ایسی ہے جس کے نتیجہ میں چین کی دوریاں نصیب نہیں ہوں گی بلکہ عذاب کی دوریاں نصیب ہوں گی۔ بعض دوریاں ایسی ہیں جیسے کھلی فضا میں دیہات سے دیہات الگ ہوتے ہیں۔ ایک گاؤں سے سفر کر کے دوسرے گاؤں میں جائیں۔ بڑا خوشگوار ماحول نظر آتا ہے۔ بڑی خوشگوار فضا ہوتی ہے۔ سبز سبز لہکتے ہوئے کھیت ہیں۔ یہ وہ منظر نہیں ہے جس کا تصور قرآن کریم پیش فرما رہا ہے۔ فرماتا ہے (۔) وہ بظاہر تو یہ دعا کرتے تھے لیکن حقیقت میں اپنی جانوں پر ظلم کر چکے تھے۔ ایک دوسرے سے شدید نفرت کرنے لگے تھے۔ ایک دوسرے کا قرب ان کو گوارا نہیں رہا تھا۔ اس کے جواب میں اب دیکھیں، خدا تعالیٰ نے جو سلوک فرمایا وہ بعینہٖ ان کے دل کی حالت کے مطابق ہے، وہ پھٹے ہوئے تھے تو فرمایا اب ہم تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے ہیں۔ جو دل کی اصل دعا ہے وہ قبول ہوتی ہے۔ زبان کی دعا قبول نہیں ہوتی اور وہ قوم جو بظاہر ایک تھی ان کے چونکہ دل پھٹ چکے تھے اس لئے وہ مختلف فرقوں اور گروہوں میں بٹ گئے اور اس کے نتیجہ میں افتراق کا عمل شروع ہو گیا۔

پس روحانی جماعتوں کو ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر دل میں ایک دوسرے سے دوری کی تمنا پیدا ہو جائے۔ اگر ایک دوسرے سے محبت میں کمی آجائے، ایک دوسرے سے مل کر لطف اندوز ہونے کی بجائے ایک دوسرے کے قرب سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہو تو یہاں بال آخر پھٹنے کا آغاز ہو چکا ہے اور آئندہ تفریق کی بنیاد اسی دوری کی تمنا میں ہوتی ہے اور پھر آخر کار ایسی قومیں ایک دوسرے سے جدا ہو جایا کرتی ہیں اور تفریق کا عمل ایک دفعہ جاری ہو تو پھر رُکا نہیں کرتا۔ اس لئے جماعت احمدیہ کو اخوۃ بن کر رہنا ضروری ہے۔ ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے کی محبت میں منسلک رہنا چاہیئے اور جہاں بھی یہ خطرہ دیکھیں کہ احمدی کو احمدی سے دوری ہو رہی ہے وہاں ان کے دلوں میں خطرے کے الارم بج جانے چاہئیں اور یہ دعا نہیں کرنی چاہیئے کہ (۔) بلکہ یہ دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا ہمارے فاصلے کم کر دے۔ وہ دعا کرنی چاہیئے جس کا پہلے ذکر گزر چکا ہے کہ (۔) اے ہمارے خدا ہمارے دلوں میں تو ٹیڑھا پن اور اپنے بھائیوں سے کجی پیدا ہو رہی ہے۔ اب بھائیوں کے خلاف نفرتیں جنم لینے لگی ہیں۔ پس اے خدا تو فضل فرما اور ہمارے دلوں میں اپنے (صاحبِ ایمان) بھائیوں کے لئے کسی قسم کی نفرت پیدا نہ ہونے دے۔

سزا مہلت پانے کے بعد ملتی ہے

ایک دعا سورۃ فاطر آیت ۳۸ میں سے لی گئی ہے اور وہ ہے (۔) کہ وہ چیخ چیخ کر خدا کو پکاریں گے یعنی جب ان کو سزا دی جائے گی تو ایک شور پڑ جائے گا۔ ایک کہرام اٹھ کھڑا ہوگا۔ وہ کہیں گے (۔) اے خدا ہمیں اس عذاب سے نکال (۔) ہم یقیناً اچھے عمل کریں گے (۔) اُن اعمال کے سوا جو ہم کیا کرتے تھے۔ جب کہہ دیا کہ ہم اچھے عمل کریں گے تو اس تکرار کی کیا ضرورت ہے کہ (۔) یعنی وہ اعمال نہیں کریں گے جو ہم کیا کرتے تھے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس دنیا میں بداعمال لوگ ہمیشہ یہی دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اچھے عمل کر رہے ہیں۔ چنانچہ قرآن کریم نے شروع ہی میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا (۔) کہ جب ان کو کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو وہ تو کہتے ہیں کہ ہم تو بڑے اچھے اچھے کام کرنے والے لوگ ہیں۔ ہم اصلاح کر رہے ہیں۔ تو فرمایا، قیامت کے دن جب سزا کا وقت آئے گا تو اس وقت وہ خوب سمجھ چکے ہوں گے کہ ہم اچھے اعمال کا نام لے کر بدیاں کیا کرتے تھے۔ وہ خدا سے یہ نہیں کہیں گے کہ ہمیں بھیج دے ہم اچھے اعمال کریں۔ ان کو فوراً خیال آئے گا کہ ایک قسم کے اچھے اعمال تو پہلے ہی ہم کیا کرتے تھے اسی کی تو سزا مل رہی ہے تو وہ دعا میں وضاحت کریں گے کہ اے خدا! ہم اچھے اعمال کریں گے یعنی وہ اعمال نہیں کریں گے جو ہم اس سے پہلے کیا کرتے تھے۔ خدا فرماتا ہے (۔) ہم نے کیا تمہیں لمبی عمریں نہیں دیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کی توفیق کے مطابق اس دنیا میں مہلت دی جاتی ہے تب وہ پکڑا جاتا ہے اور کوئی شخص جس کو سزا ملنی مقدّر ہے وہ اتنی عمر ضرور پاتا ہے جتنی عمر میں اس کی بدیوں کی بدبختگی ثابت ہو جائے جس کے متعلق خدا تعالیٰ یہ حکم صادر فرما سکے کہ تجھے اتنی لمبی مہلت ملی تھی، اتنے اصلاح کے مواقع ملے، تو اپنے بدحال پر قائم رہا، راسخ رہا، مستحکم ہو گیا۔ اس کے بعد اب تجھے یہ کہنے کا حق نہیں کہ مجھے لوٹا دے تاکہ میں نیک اعمال کروں۔ پھر فرمایا کہ ایسی عمر نہیں ملی تھی کہ (۔) کہ جس کے نتیجہ میں وہ شخص جو نصیحت پکڑنا چاہے وہ نصیحت پکڑ سکتا تھا یعنی انسان کو اتنی مہلت ضرور ملتی ہے کہ اُسے اگر اتنی ہوش ہو کہ نصیحت پکڑ سکے تو ضرور پکڑے گا (۔) اور اس کے علاوہ تمہارے پاس ڈرانے والے بھی آئے (۔) پس اب اپنے اعمال کا مزہ چکھو کیونکہ ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔

سورۃ صٓ میں ۱۷ویں آیت ہے (۔) یہ مرنے کے بعد کی نہیں بلکہ اس دنیا کی زندگی کی دعا ہے۔ بعض ایسے لوگ تھے جو یہ دعا کیا کرتے تھے کہ (۔) کہ اے خدا! ہمیں یوم حساب سے پہلے ہی جو کچھ چکھانا ہے یہاں چکھا دے۔

اس دعا کے دو مطلب ہیں۔ ایک تو یہ معنی ہو سکتا ہے کہ اے خدا! اس دنیا میں جو کچھ ہمیں دینا ہے دے دے ہمیں آخرت کی کوئی پرواہ نہیں یعنی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسم کا تمسخر ہے جو وہ دُعا میں کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن جو ہوگا دیکھا جائے گا۔ اپنے (صاحب ایمان بندوں) کو دے دینا جو کچھ دینا ہے ہمیں تو اس دُنیا میں جو کچھ میسّر آتا ہے وہ دے دے تاکہ ہمارا حساب یہیں صاف ہو جائے۔ قیامت میں ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ یہ دُعا وہی کر سکتا ہے جس کو قیامت کا یقین نہ ہو۔ جس کو اعتماد ہی نہ ہو کہ مرنے کے بعد کوئی زندگی ہے اور کوئی جزا سزا ہے اس لئے یہ دُعا ان معنوں میں تمسخر کا رنگ رکھتی ہے اور یہی دُعا بغاوت کا رنگ بھی اختیار کر جاتی ہے جبکہ بعض ظالم لوگ خدا سے یا خدا والوں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ جس عذاب کی تم باتیں کرتے ہو کہ مرنے کے بعد آئے گا۔ مرنے کے بعد وہ عذاب کس نے دیکھا ہے۔ اب لاؤ وہ عذاب۔ اگر اب کچھ دکھا سکتے ہو تو لا کر دکھا دو۔ چنانچہ ابوجہل کی جس دُعا کا اس سے پہلے ذکر گزرا ہے وہ بھی اسی مضمون کی دُعا تھی۔ تو یہ دونوں طریق نہایت ہی خطرناک اور مہلک ہیں۔

باغیانہ دُعا جلد قبول ہو جاتی ہے

انسان پر قرآن کریم کی دُعاؤں کے مطالعہ سے ایک بات خوب کھل جاتی ہے کہ جہاں بھی (جن پر تیرا غضب ہوا) کی دُعائیں ہیں وہاں ان کی دعاؤں کی عاجزی ان کی دعاؤں کی قبولیت میں مددگار ثابت نہیں ہوتی بلکہ بڑی عاجزی سے بھی جب وہ دُعائیں کرتے ہیں تب بھی وہ نامراد دُعائیں ہوتی ہیں، نامقبول دُعائیں ہوتی ہیں۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ جب وہ دعائیں باغیانہ رویّہ اختیار کرتے ہیں اور چیلنج کرتے ہیں تو اس وقت ان کی وہ دُعا قبول ہو جاتی ہے۔ (ایمان والوں) کے ساتھ برعکس مضمون ہے۔ ایمان والا جتنا عاجزی اختیار کرتا ہے اتنی ہی اس کی دُعا قبول ہوتی ہے اور جہاں اس کے ذہن میں کوئی باغیانہ تصوّر سامنے کی طرح بھی آئے وہاں اس کی دُعا رَدّ ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھیں سب سے خوفناک باغیانہ دُعا شیطان نے کی تھی اور خدا نے ساری کی ساری دُعا قبول کر لی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہاں خدا کی عظمت اور جبروت کو چیلنج ہے اور چیلنج اگر قبول نہ ہو تو اس میں سُبکی ہوتی ہے اور انسان یہ سمجھ سکتا ہے کہ ہم نے دھمکی بھی دی۔ ہم نے چیلنج بھی دیا اور اس کے باوجود قبول نہیں ہوئی کیونکہ خدا گویا (اللہ پناہ دے) بھاگ گیا۔ پس ظالم کی دُعا جب بغاوت کا رنگ اختیار کرتی ہے تو وہ مقبول ہو جایا کرتی ہے۔ ایسے بہت سے چیلنج حضرت (بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ) کو جب دیئے گئے تو وہ قبول ہوئے اور عاجزانہ دُعائیں ان کی نامقبول ہوتی ہیں کیونکہ وہ عجز کا جو وقت ہے وہ کھو چکے ہوتے ہیں تو (صاحبِ ایمان) چونکہ عاجزی اختیار کرتا ہے اور یہی اس کو زیب دیتی ہے اس لئے عجز کے ساتھ (صاحبِ ایمان) کی دُعاؤں کی قبولیت کا گہرا تعلق ہے۔

ایک دُعا سورۃ فصّلت (حٰم السجدہ) آیت ۳۰ میں درج ہے (۔) کہ جنہوں نے کفر اختیار کیا وہ دُعا کریں گے کہ (۔) اے خدا! وہ لوگ ہمیں دکھا جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تھا، ان کو ہمارے سامنے لا خواہ وہ بڑے لوگوں میں سے تھے خواہ وہ چھوٹے لوگوں میں سے تھے۔ جنّ تھے یا اِنس تھے۔ (۔) آج ہم ان کو اپنے پاؤں کے نیچے کچلیں گے (۔) تاکہ وہ سب سے نیچے اور ذلیل لوگ دکھائی دیں۔

مراد یہ ہے کہ اس دُنیا میں جب گندے اور ظالم بڑے لوگوں کی پیروی کی جاتی ہے تو قیامت کے دن کا عذاب انسان پر یہ کھول دے گا کہ دراصل وہ ذلیل ترین لوگ تھے جن کے پیچھے تم چلا کرتے تھے اور ذلیل ترین لوگوں کے پیچھے چلنے کے نتیجہ میں تمہیں یہ عذاب ملا ہے۔ پس صرف انتقامی کارروائی کے طور پر ہی نہیں بلکہ ایک طبعی تمنّا کے طور پر وہ خدا سے یہ التجا کریں گے کہ اے خدا! تُو نے جو ایسے ظالموں کو ضرور ہم سے بڑھ کر عذاب دینا ہے تو ان کو ہمارے سامنے پیش کر، ہمارے پاؤں تلے وہ کچلے جائیں تاکہ ان کو پتہ چلے کہ وہ اس دُنیا میں کس قسم کے بڑے لوگ تھے اور حقیقت میں وہ سب سے رسوا اور سب سے ذلیل انسان تھے مگر ان کی لذتیں بھی انتقامی لذتیں ہی ہیں اور جہنّم میں کوئی حقیقی خوشی اور تسکین کی بات ان کے لئے نہیں ہوگی۔

ایٹم بم کے عذاب کا ذکر

پھر سورۃ الدخان آیت ۹ تا ۱۷ میں یہ ایک دُعا بتائی گئی ہے (۔)

یہ دُعا ایک ایسے زمانے سے تعلق رکھتی ہے جو ابھی آنے والا ہے۔ جو گزرا ہوا زمانہ نہیں ہے بلکہ سورۃ دخان سے یہ دُعا لی گئی ہے اور اس کا مضمون یہ ہے کہ ایک ایسا وقت آئے گا جبکہ ایک خاص قسم کا مہلک دھواں دُنیا کے بڑے بڑے خطّوں کو اپنی لپیٹ میں لے لے گا۔ وہ ایسا مہلک دھواں ہوگا کہ جس کے نتیجہ میں نہ انسان زندہ رہ سکے گا اور نہ مر سکے گا۔ انتہائی مہلک حالت ہوگی۔ انتہائی پُرعذاب حالت ہوگی۔ فرمایا ایسی حالت میں کیا ہوگا (۔) اے محمد صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم! آج جو یہ تیری باتوں کا انکار کر رہے ہیں اور تیری پیشگوئیوں سے تمسخر کر رہے ہیں۔ انتظار کرو اس دن کا، مراد یہ ہے کہ تو اور تیری اُمّت انتظار کرے۔ یہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو مخاطب کر کے آپ کے بعد آنے والے آخری زمانے تک پیدا ہونے والے مسلمانوں کو مخاطب فرما دیا گیا ہے۔ اہلِ اسلام کو مخاطب کیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ بعض ایسی پیشگوئیاں ہیں جو لازماً پُوری ہونے والی ہیں۔ ان میں سے ایک دھوئیں کی پیشگوئی ہے۔ اب آپ سوچیئے کہ آج سے ۱۴۰۰ برس پہلے دھوئیں کے عذاب کا کوئی تصوّر ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا۔ کسی انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آسکتا تھا کہ کوئی ایسا دھُواں ہوگا جو زمین کے بڑے بڑے خطّوں کو ڈھانپ لے گا اور اس کے نیچے نہایت دردناک عذاب ہے۔ یہ ایٹمی دور کی بات ہے اور ایٹمی دَور سے پہلے کے انسان کے خواب و خیال میں بھی یہ بات نہیں آسکتی تھی۔ پس اس دعا میں ہمارے لئے قرآن کریم کی صداقت کا بھی ایک عظیم الشان نشان ہے۔ فرمایا! اے محمدؐ! ہم تجھ سے یہ کہتے ہیں کہ تُو انتظار کر، ایک ایسا زمانہ لازماً آئے گا جبکہ ایک بہت بڑا دھُواں دُنیا کے عظیم خِطّوں کو ڈھانپ لے گا (۔) یہاں خِطّوں کی بجائے لوگوں کا ذکر فرمایا ہے۔ کیونکہ دراصل وہ دھواں ظالم انسانوں کو سزا دینے کے لئے ان پر مسلّط کیا جائے گا (۔) یہ تو بہت ہی دردناک عذاب ہے۔

اب بتایئے! اس زمانے کا انسان تو درکنار، آج سے ۱۰۰ سال پہلے کا انسان بھی کیا یہ تصوّر کر سکتا تھا کہ کوئی ایسا دھوُاں دُنیا پر پھیلے گا جس کے نیچے بہت ہی دردناک عذاب ہے۔ سوائے ایٹمی دھوئیں کے اور کوئی دلیل اس دھوئیں کے تصوّر کی موجود ہی نہیں۔ جس کو یہ علم ہو کہ ایک ایٹم بم کے نتیجہ میں بہت خوفناک قسم کے بادل اُٹھیں گے اور وہ دُنیا کو ڈھانکیں گے اور جہاں جائیں گے وہاں عذاب پھیلاتے چلے جائیں گے۔ جب تک کسی کو یہ علم نہ ہو یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ پس یقیناً یہ خدا کا کلام ہے۔ عالم الغیب خدا کا کلام ہے۔ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کا کلام نہیں۔ آگے فرمایا کہ وہ اس وقت کیا دُعا کریں گے (۔) وہ یہ کہیں گے کہ اے خدا! اس عذاب کو ہم سے ٹال دے، ہم ایمان لے آئیں گے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ جب تک یہ واقعہ نہ ہو۔ اسلام کی طرف بنی نوع انسان کا رجوع نہیں ہوگا کیونکہ دھوئیں کا یہ عذاب بنی نوع انسان پر اس وقت آئے گا جبکہ بنی نوع انسان اکثریت کے لحاظ سے شریر ہوں گے ورنہ تو خدا کی طرف سے اتنا خوفناک عذاب نیک بندوں پر نہیں آیا کرتا۔ اگر وہ ایمان لے آتے تو اس عذاب کے آنے کا سوال ہی باقی نہ رہتا۔ پس یہ استدلال کیا جا سکتا ہے کہ اسلام کے قبولِ عام کے وقت سے پہلے لازماً نیوکلیئر بمز (NUCLEAR BOMBS) دنیا میں چلیں گے اور دُنیا کی ترقی یافتہ قومیں جو چاہیں کر لیں اس قسم کی نیوکلیئر جنگ سے ہمیشہ کے لئے بچ نہیں سکیں گی۔ بالآخر ان کی غلطیاں ضرور ان کو نیوکلیئر وار فیئر (ایٹمی جنگ) پر مجبور کر دیں گی اور اس کے نتیجہ میں دو باتیں پیدا ہوں گی۔ بہت ہی خوفناک زہریلے دھوئیں کے بادل دُنیا پر پھیلیں گے اور انسانوں کو شدید عذاب میں اور دردناک عذاب میں مبتلا کریں گے۔ دوسری بات یہ کہ اس کے نتیجہ میں وہ ایمان لانے کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ اس سے پہلے بھی ہیروشیما اور ناگاساکی میں دو بم پھٹ چکے ہیں لیکن اس کے نتیجہ میں (ہم مومن بنتے ہیں) کی آواز وہاں بلند نہیں ہوئی تھی اور نہ دُنیا نے اسلام کی طرف توجہ کی۔ پس اس لئے مَیں قطعی طور پر یقین رکھتا ہوں کہ اس آیت کا اور اس دُعا کا تعلق آئندہ زمانے سے ہے اور جب تک بنی نوع انسان کو اس قِسم کی خوفناک سزا کے ذریعہ جھنجھوڑا نہیں جائے گا اس وقت تک وہ اسلام کی طرف متوجہ نہیں ہوں گے۔ فرمایا (۔) اب وہ نصیحت کیسے مانگ رہے ہیں۔ کس منہ سے یہ کہتے ہیں کہ ہم نصیحت پکڑیں گے (۔) ان میں ایک کھلا کھلا رسول ظاہر ہو چکا ہے۔

(اس کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ایٹمی جنگ کی خبر دینے کے بارے میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ذکر فرمایا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور پھر فرمایا)۔

اس دُعا کا تعلق آنے والے وقت سے ہے اور اس عذاب کے نتیجہ میں دُنیا کو (دینِ حق) کی طرف توجہ پیدا ہو گی۔ پس ہم پر یہ مضمون کھل چکا ہے اس لئے ہمیں آج ان لوگوں کے لئے دُعا کرنی چاہیئے کیونکہ عذاب کے وقت کی دُعا قبول نہیں ہوا کرتی۔ جب ہم پر بات خوب روشن ہو گئی تو امن کی حالت میں اگر بے قراری سے بے چین لوگوں کے لئے دُعا کی جائے تو ضرور مقبول ہو جایا کرتی ہے۔ پس آج جماعت احمدیہ کو یقین کے ساتھ کہ یہ آنے والا وقت ضرور ہے اور اس وقت کو احمدیت کی دُعاؤں کے سوا کوئی چیز ٹال نہیں سکتی بڑی ہمدردی اور بہت ہی گہرے فکر کے ساتھ ایسے وقت سے بنی نوع انسان کے بچنے کے لئے دُعا کرنی چاہیئے اور یہ دُعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ان کو پھر ایمان نصیب فرما دے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے بعد پھر (اللہ نے چاہا تو) (دینِ حق) کے غلبہ کے دن آئیں گے۔

انفاق فی سبیل اللہ کا قبولیتِ دُعا سے گہرا تعلق

آخری دُعا جو اس ضمن میں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں اس میں وہی مضامین ہیں جو پہلے دہرائے جا چکے ہیں، صرف ایک نتیجہ خدا نے اس کے بعد ایسا نکالا ہے جس کو ہمیشہ ہمیں پیشِ نظر رکھنا چاہیئے۔ وہ دُعا یہ ہے اور یہ دُعا بھی ایک امکانی دعا ہے یعنی کسی قوم کا ذکر نہیں فرمایا گیا کہ وہ یہ دُعا کرتی ہے بلکہ فرمایا کہ ایک ایسا وقت آسکتا ہے جبکہ ہر انسان اس قسم کی دُعا کرے (۔۔ المنافقون : آیت ۱۱) فرمایا اس دن سے پہلے پہلے ہر اس چیز میں سے خرچ کرو جو ہم نے تمہیں عطا کی ہے۔ کون سے دن سے پہلے ؟ (۔) اس سے پہلے کہ تم میں سے کسی کو موت آجائے پھر وہ کہے لے خدا! کاش تُو نے مجھے کچھ تھوڑی سی اور مہلت دے دی ہوتی (۔) تو میں تیرے نشانات کی تصدیق کرتا اور صالحین میں سے نیک عمل کرنے والوں میں سے ہو جاتا۔ فرمایا (۔) (المنافقون : ۱۲) یاد رکھو جب کسی کی تقدیر آجائے، جب وقتِ مقررہ آجائے تو پھر اللہ تعالیٰ کسی جان کو مزید مہلت نہیں دیا کرتا اور اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جو تم کرتے ہو۔

اس میں دو تین باتیں احمدیوں کے لئے قابلِ غور ہیں اور ان کے لئے خوشخبری بھی ہے۔ انفاق فی سبیلِ اللہ کا قبولیتِ دُعا سے تعلق پیدا کیا گیا ہے۔ فرمایا۔ اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں میں سے ہو جاؤ تو پھر تمہاری آخری دعائیں بھی قبول ہو سکتی ہیں لیکن اگر تم موت سے پہلے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرنے کا سلیقہ نہ سیکھو یا اس سے لطف اندوز ہونا نہ سیکھو تو پھر تمہاری موت کے وقت کی کوئی دُعا قبول نہیں ہو گی۔ پس اس دُنیا میں جماعت احمدیہ خدا کی راہ میں جو خرچ کرتی ہے، ان کے لئے بہت بڑی خوشخبری ہے اور حقیقت میں یہ دُنیا میں ایک ہی جماعت ہے جو اس رنگ میں پورے انہماک اور جذبے اور ولولے کے ساتھ اور ایسے ولولے کے ساتھ جس سے وہ خود لُطف اندوز ہوتی ہے خدا کی راہ میں اور نیک کاموں پر خرچ کر رہی ہے۔ میرے علم میں دُنیا میں اور کوئی ایسی جماعت نہیں ہے۔ پس آپ کے لئے تو اس میں بہت بڑی خوشخبری ہے لیکن وہ احمدی جو احمدی ہونے کے باوجود خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کی لذت سے ناآشنا ہیں ان کے لئے انذار بھی ہے کیونکہ فرمایا کہ تم لوگ اس وقت سے پہلے پہلے خرچ کرو جبکہ تمہارے دل میں یہ خواہش پیدا ہو گی کہ اے خدا! ہمیں مہلت دے دے کہ کچھ اور نیک کام کر لیں۔ فرمایا وہ لوگ جنہوں نے نیک راہوں پر خرچ کیا ہو گا وہ مستثنیٰ ہیں۔ ان کے اوپر یہ وقت نہیں آئے گا۔ پس اگر آپ آج کی زندگی میں جو کچھ خدا نے آپ کو صلاحیتیں عطا کی ہیں یا جو کچھ مال اور دولت دیئے ہیں خدا کی راہ میں خرچ کرتے ہیں تو آپ کو پُر امن موت کی بشارت ہے آپ کو وہ موت نصیب نہیں ہو گی جس میں حسرت کے ساتھ انسان یہ کہے گا، کاش مجھے اور مہلت ملتی تو میں خدا کے لئے کچھ کر لیتا۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت کو ہمیشہ اسی حال پر قائم رکھے اور ایسی موت نصیب فرمائے جس موت کے متعلق اللہ تعالیٰ خود رضا کی نظریں ڈال رہا ہو۔ وہ نفسِ مطمئنہ ہمیں عطا کرے جس کے متعلق اللہ تعالیٰ خود قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ جب اس کا میری طرف لوٹ آنے کا وقت آئے گا تو میں اُسے کہوں گا کہ (۔) اے نفسِ مطمئنہ، اے میرے بندے اپنے رب کی طرف لوٹ آ۔ (۔) ایسی حالت میں کہ تو بھی راضی ہے اور میں بھی تجھ سے راضی ہوں۔ دونوں راضی ہیں۔ تو راضی بھی ہے اور مرضیہ بھی ہے یعنی میری رضا کو پانے والا ہے (۔) پس آ اور میرے بندوں میں داخل ہو جا (۔) اور میری جنت میں داخل ہو جا۔ یعنی وہ جنت جو خاص میرے بندوں کے لئے بنائی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان لوگوں میں داخل فرمائے جن کے ایسے پیارے اور نیک انجام کی خبر دی گئی ہے۔"

فرزانوں کی بات بھی ہے اب دیوانوں کی بات
جس کے ہاتھ میں پتھّر دیکھو اس سے کہو ہیہات

پھر دیکھے ہیں مَیں نے اُفق پر قوس و قزح کے رنگ
پھر پردیس میں دُور کہیں پر برسی ہے برسات

مَیں بدلا ہوں یا میرے حالات میں ہے تبدیلی
مجھ کو تو پہلے ہی جیسے لگتے ہیں دن رات

اَے مَولا بیماری کو کر صحت پر قربان
میرے آقا کے گھر آئے خوشیوں کی بارات

مَوسم نے اَن دیکھے ساری بات بدل کر رکھ دی
ہریالی میں ڈُوب کے نکلے سارے ڈال اور پات

میری اُمّیدوں کے پہلو میں رکھ دے اِک خوف
میرے جذبوں کو مل جائے لہروں کی سوغات

دار و گیر کے ہر منصُوبے کا ہے پھیکا رنگ
اَشکوں نے کھیلا ہے کھیل اور وہ بھی راتوں رات

کس منزل پر لے جائے گی افراتفری کل کو
جانے کون کسی کا ہو گا، کون سُنے گا بات

چاند ستاروں سے کیا پوچھیں صبح کی آمد آمد
دُور اُفق پر ایک کرن سے کٹ جائیگی رات

تجھ کو تو معلوم ہے کیوں ہیں سارے دل بے چین
مَولا تجھ سے مانگ رہے ہیں صحت کی خیرات

مجھ کو آج نسیم کسی نے کچھ بھی نہیں بتلایا
چُپکے چُپکے ایک تلاطم میں ہیں مرے جذبات

نسیم سیفی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلان نکاح: مکرم مبارک احمد صاحب راٹھور ابن مکرم محمد اکبر صاحب راٹھور ڈپٹی ناظم جنگلات (ریٹائرڈ) میر پور آزاد کشمیر کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ عامرہ ارم صاحبہ بنت مکرم مرزا عبدالقیوم صاحب آف راولپنڈی بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر مکرم مولانا عبدالسلام صاحب طاہر مربی سلسلہ راولپنڈی نے مورخہ ١٤ فروری بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ بیت الحمد راولپنڈی میں کیا۔

احباب اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم شوکت علی صاحب آف حبیب بنک ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ٢٢ دسمبر ١٩٩١ء کو بچی عطا فرمائی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے نومولودہ کا نام "حذیفہ شوکت" عطا فرمایا ہے۔ بچی وقف نو میں شامل ہے۔

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عزیز اللہ صاحب رانجھا ساکن کوزنگی کو ٥ اور ٦ جنوری ١٩٩٢ء کی درمیانی شب بیٹے سے نوازا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "احمد سرفراز" نام عطا فرمایا۔ نومولود مکرم قاری احمد علی صاحب صادق رانجھا کا پوتا اور مکرم مولوی محمد عبداللہ صاحب زیروی کا نواسہ ہے۔

○ مکرم آفاق احمد صاحب باجوہ کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ جسکا نام "ولید احمد باجوہ" رکھا ہے۔ نومولود مکرم ممتاز احمد صاحب باجوہ چک ٣٣ جنوبی سرگودھا کا پوتا اور مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ لاہور کا نواسہ ہے۔

○ مکرم جمال الدین صاحب شمس مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے تیسرا بیٹا ٢٣ دسمبر ١٩٩١ء کو عطا فرمایا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "فاتح الدین ابراہیم" نام عطا فرمایا ہے

○ مکرم خالد منیر احمد صاحب لیکچرار پنجاب یونیورسٹی لاہور کو خدا تعالیٰ نے مورخہ ١٠ فروری کو کرائیڈن میں پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام حضور انور نے ازراہ شفقت ماجد منیر احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم کیپٹن ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کا پوتا اور مکرم عبدالحمید غازی صاحب آف کرائیڈن کا نواسہ ہے۔

احباب ان کی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

ختم قرآن: عزیز یاسر عتیق احمد ابن مکرم رفیق احمد صاحب فوزی مقیم نارووے نے پانچ سال کی عمر میں قرآن مجید ختم کر لیا ہے۔ عزیزہ وقف نو میں شامل ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو نور قرآن سے منور فرمائے۔

درخواست دعا: مکرم میاں نسیم احمد طاہر صاحب گولڈ سمتھ کے والد محترم میاں عبدالرحیم صاحب صراف علالت کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ مکرم عنایت اللہ وڑائچ صاحب گجرات علیل ہیں اور چلنے پھرنے کے قابل نہیں۔

○ مکرم نصیر احمد صاحب مہار دارالنصر غربی کی اہلیہ نصرت بیگم کافی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں آج کل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔

○ مکرم منظور احمد ناصر صاحب انسپکٹر مال کے بیٹے قمر لقمان احمد کی دائیں ٹانگ گھٹنے اور ٹخنے کے درمیان سے ایک کار کے نیچے آجانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ پلستر لگا ہوا ہے اور ابھی بہت تکلیف میں ہے۔

○ مکرم رفیق احمد صاحب ظفر رحیم یار خان کی اہلیہ صاحبہ گذشتہ کئی روز سے بیمار ہیں۔

○ مکرم فاروق احمد صاحب محمود میانوالی پیٹ کے عارضہ میں مبتلا ہیں۔

○ مکرم چوہدری خادم حسین صاحب محلہ نصرت آباد ربوہ پریشانیوں اور مشکلات میں مبتلا ہیں۔ انکی صحت بھی خراب ہے۔

○ مکرم جاوید کوثر صاحب ابن مکرم شریف اللہ کوثر صاحب دل اور جگر کی تکلیف میں بہت بیمار ہیں۔ اور راولپنڈی میں ڈاکٹر نوری صاحب کے زیر علاج ہیں۔

○ مکرم محمد عمران صاحب چک نمبر ١٦١ رب ببیہ یانوالہ ضلع فیصل آباد کو ایک ویگن کے حادثہ کے نتیجہ میں شدید چوٹیں آئی ہیں۔ ٹانگ کی ہڈی دو جگہوں سے ٹوٹ گئی ہے۔ چہرے پر بھی شدید ضربیں آئی ہیں۔ اس وقت سول ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

○ مکرم سیٹھی عبدالحق صاحب والد مکرم سیٹھی منظور الحق صاحب (سیٹھی میڈیکوز ربوہ) یکم فروری کو پیدل جا رہے تھے کہ موٹر سائیکل نے ٹکر ماری جسکی وجہ سے کولہے اور ران کی ہڈی ٹوٹ گئی دو دن کے بعد اپریشن عمل میں آیا۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: محترمہ بشیراں بی بی صاحبہ ساکن حافظ آباد مورخہ ٦ فروری ١٩٩٢ء بروز جمعرات وفات پا گئیں۔ آپ مکرم ڈاکٹر مبارک احمد صاحب حافظ آباد کی والدہ تھیں۔

○ محترمہ حفیظہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم حکیم محمد اسلم صاحب کاہلوں محلہ شریف پورہ فیصل آباد مورخہ ٢٢ جنوری ١٩٩٢ء بروز بدھ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔

○ مکرمہ امۃ الوسیم شاہدہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عبدالرحیم صاحب اہلیہ مکرم بشیر احمد بخاری صاحب بعمر ٤٤ سال بوجہ انتڑیوں کے کینسر کے ٧ فروری ١٩٩٢ء کو اس دار فانی سے کوچ کر گئیں۔

○ مکرم چوہدری اعجاز احمد صاحب ولد چوہدری محمد نواز صاحب آف جھنگ صدر مورخہ ٢ فروری صبح ٤ بجے بقضائے الٰہی فوت ہو گئے ـــــ انکا جنازہ جھنگ سے ربوہ لایا گیا۔

○ محترمہ سکینہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم ماسٹر محمد مولاداد صاحب مورخہ یکم فروری ١٩٩٢ء کو اچانک ہارٹ اٹیک کے نتیجے میں وفات پا گئیں۔ مورخہ ٢ فروری ١٩٩٢ء قبل از دوپہر گول بازار ربوہ میں جنازہ پڑھا گیا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ آپ میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں۔ بیماری کے وقت اپنے چھوٹے بیٹے چوہدری عبدالحیٔ صاحب انجنیئر سوئی گیس ملتان کے پاس قیام پذیر تھیں باوجود ان پڑھ ہونے کے جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ ان کا بڑا بیٹا چوہدری عبدالرحیم صاحب تین سال قبل کویت میں کار کے حادثہ میں وفات پاگیا تھا اسکے سات آٹھ ماہ بعد تین سال پہلے شوہر وفات پا گئے۔ موصوفہ نے بڑے صبر و تحمل کا مظاہرہ کیا آپ کے دو بیٹے مکرم عبدالمجید ناصر صاحب اور مکرم عبدالحیٔ صاحب دارالیمن شرقی ربوہ میں مقیم ہیں

○ مکرم ملک نورالحق صاحب نمبردار مورخہ ١٦ جنوری ١٩٩٢ء بمقام دوالمیال وفات پا گئے

احباب ان سب کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

کامیابی: اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم فرید احمد صاحب ابن مکرم ڈاکٹر منیر احمد صاحب محمود نے ایم ایس سی فارمیسی کے لئے داخلہ کے امتحان میں پنجاب بھر کے ستر امیدواروں میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے احباب ان کی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

تلاش گمشدہ: مورخہ ٦ اور ٧ فروری کو ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو دارالرحمت وسطی کے گھر سے رحمت بازار جاتے ہوئے ایک ہزار روپے کا ایک نوٹ گر گیا ہے۔ جن صاحب کو ملے وہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر عمرالدین صاحب سدھو کو پہنچا دیں۔

○ ایک عدد طلائی کانٹا دارالرحمت شرقی سے گول بازار جاتے ہوئے کہیں گر گیا ہے جن صاحب کو ملے وہ دفتر الفضل میں پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ اور انعام حاصل کریں۔

اپنا سلیپنگ بیگ لیجائیں

○ قادیان سے واپسی پر ٢ جنوری ١٩٩٢ء کو لاہور سٹیشن پر ایک صاحب نے ایک سلیپنگ بیگ دیا تھا۔ رش کی وجہ سے سٹیشن سے باہر آکر وہ صاحب ہمیں نہ مل سکے لہٰذا وہ بیگ جن صاحب کا ہو آکر لے جائیں۔

چوہدری رحمت علی ٢٩/٤ دارالبرکات ربوہ

محترم مولانا قمرالدین صاحب انتقال فرما گئے

احباب جماعت کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم مولانا قمرالدین صاحب مختصر علالت کے بعد ٢٠ فروری بروز جمعرات انتقال فرما گئے۔ ان کی عمر ٩١ سال تھی۔

جمعہ کے روز نماز جمعہ کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں ہزاروں اہل ربوہ نے شرکت فرمائی۔

محترم مولوی قمرالدین صاحب کو یہ منفرد اعزاز حاصل تھا کہ جب ١٩٣٨ء میں حضرت فضل عمر نے مجلس خدام الاحمدیہ کا قیام فرمایا تو آپ کو اس کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔ اس کے علاوہ آپ نے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت فضل عمر، انچارج شعبہ رشتہ ناطہ، انسپکٹر تعلیم وتربیت، انسپکٹر اصلاح وارشاد، زعیم اعلیٰ مجلس انصار اللہ ربوہ، قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ وغیرہ کئی اہم عہدوں پر خدمات انجام دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے فضل سے اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور قرب کے درجات میں بلندی دے۔

بیت الاقصیٰ ربوہ میں مورخہ ٢١ فروری کو محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب نے نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ کے طور پر سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا فرمودہ خطبہ جمعہ بتاریخ ١٠ جنوری ١٩٩٢ء پڑھ کر سنایا۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ خطبہ قادیان دارالامان میں ارشاد فرمایا تھا۔

اس خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دنیا بھر کے احمدیوں کو بیداری کی تحریک فرمائی ہے۔ اور خصوصاً بھارت کے احمدیوں کو زندہ و بیدار ہو کر جدوجہد کرنے کا ارشاد فرمایا۔ حضور نے قادیان کے درویشوں کی بہتری اور خدمت کے لئے بعض اہم اقدامات کا اعلان فرمایا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ فتح کے بغیر قادیان میں جانا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ اس فتح کے لئے اہل ہندوستان کو بھرپور تیاری کرنی چاہیئے۔

خطبہ ثانیہ میں محترم مولانا نے محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی طرف سے حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت یابی کے لئے تحریک پڑھ کر سنائی۔ اسی طرح نوابزادہ مصطفیٰ احمد خان صاحب کی صحت یابی کے لئے بھی دعا کی تحریک کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ سندھ کی مخلوط حکومت کی ناکامی سے سندھ میں گورنر راج نافذ کیا جا سکتا ہے نیا انتظامی ڈھانچہ خواہ عارضی ہو لیکن یہ جام صادق کی مرضی سے بنا ہے۔ ان کی بیماری کو صیغۂ راز میں رکھا جا رہا ہے۔

○ سابق نگران وزیر اعظم غلام مصطفیٰ جتوئی نے کہا ہے کہ "ہاں ہاں! بلدیاتی انتخابات میں دھاندلی ہوئی تھی میں اپنے ایک ایک لفظ پر قائم ہوں"۔ انہوں نے کہا کہ سندھ میں عبوری انتظامات کو میری حمایت حاصل ہے۔

○ مؤقر ذرائع کے مطابق صدر مملکت اے پی سی کے سربراہ نوابزادہ نصر اللہ خان کو ظہرانے پر مدعو کر رہے ہیں۔

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل آصف نواز نے کہا ہے کہ ہماری بات امریکہ کی سمجھ میں آگئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میرے دورۂ امریکہ سے پہلے ہمارے بارے میں غلط فہمیاں پھیلائی گئیں۔

○ سیالکوٹ میں بگ سٹی الاؤنس ملنے کے مطالبے پر ساتویں دن بھی ہڑتال جاری ہے۔ بینکوں کے ملازمین نے کہا ہے کہ اگر کل تک بگ سٹی الاؤنس کا نوٹیفیکیشن جاری نہ ہوا تو بینکوں میں کام بند کر دیں گے۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے صدر سے شکایت کی ہے کہ حکومت کا رویہ افسوسناک ہے۔

○ سیکرٹری جنرل خارجہ مسٹر اکرم ذکی نے کہا ہے کہ افغان جہاد کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور افغان مجاہدین ناکام ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ روسی فوج کے چلے جانے کے دو سال بعد بھی افغان مجاہدین کی ناکامی کے بعد پاکستان نے پالیسی بدلنے کا فیصلہ کیا اقوام متحدہ کے فارمولے کے مخالفین کے پاس برادر کشی کا کوئی جواز نہیں۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ امریکی امداد بحال نہیں ہوئی لیکن پاک امریکہ تعلقات بحال ہو چکے ہیں۔ ایٹمی مسئلے پر اختلافات دور نہیں ہو سکتے۔

○ بلوچستان کے لیڈر نواب اکبر بگٹی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے لانگ مارچ سے حکومت ختم نہیں ہو سکتی اسے یا اللہ تعالیٰ ہٹا سکتا ہے اور یا مارشل لاء۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ وزیر اعظم نے مسئلہ کشمیر پر تھرڈ آپشن (خود مختار کشمیر) کی بات کر کے تقسیم برصغیر کے بنیادی اصولوں کی نفی کی ہے۔

○ ملک غلام مصطفیٰ کھر نے کہا ہے کہ حکومت لانگ مارچ کی کامیابی سے ڈر گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسٹر جتوئی نے دھاندلیوں سے پردہ اٹھا کر قابل تعریف کام کیا ہے۔

○ وفاقی وزیر چوہدری شجاعت نے کہا ہے اپوزیشن کا لانگ مارچ ناکام ہوگا۔

○ پاکستان مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری اور نو منتخب سینیٹر اقبال احمد خان نے کہا ہے کہ اسمبلیوں پر جاگیرداروں کا قبضہ ہے وہ زرعی ٹیکس نافذ نہیں ہونے دیں گے۔

○ وزیر اعظم نے صدر سے ملاقات کی جس میں خود مختار کشمیر اور سندھ کا معاملہ زیر بحث آیا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ آئی جے آئی کی دو جماعتوں نے آل پارٹیز کانفرنس کو تعاون کی پیشکش کی ہے۔

○ اے این پی کے رہنما غلام احمد بلور نے کہا ہے کہ اے این پی بکی نہیں ہے۔ ہم نے وزارتیں عوام کی خدمت کے لئے لی ہیں۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ جمہوریت کے روشن مستقبل کا وقت آگیا ہے۔ اب ہم صدر کے دھوکے میں نہیں آئیں گے۔

○ چیمپئنز ٹرافی میں پاکستان نے فرانس کو صفر کے مقابلے میں چھ گول سے ہرا دیا۔

○ وفاقی وزیر مملکت برائے اقتصادی امور سردار آصف احمد علی نے کہا ہے کہ علماء جذباتی ہو کر فتوے جاری نہ کریں ہم عالمی مالیاتی نظام سے وابستہ رہ کر ہی ترقی کر سکتے ہیں۔

○ سندھی لیڈر ممتاز بھٹو نے کہا ہے کہ سندھیوں کے حقوق کے لئے کشمور سے کراچی تک لانگ مارچ کیا جائے گا۔

غیر ملکی خبریں

○ لیبیا نے متوقع اقتصادی پابندیوں سے بچنے کے لئے تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ خوراک ادویات فاضل پرزہ جات اور ضروریات زندگی کی چیزیں ذخیرہ کر لی گئی ہیں۔ فوجی طیارے بھی سامان اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں زرمبادلہ اکٹھا کرنے کے لئے لیبیا نے تیل کے خریداروں سے رجوع کر لیا ہے۔

○ دولت مشترکہ فضائیہ کے کمانڈر نے یوکرائن سے وفاداری کا حلف اٹھا لیا ہے۔

○ جاپانی افواج کو دوسرے ممالک میں بھیجنے پر پابندیاں برقرار رہیں گی۔ اقوام متحدہ کے امن اقدامات کے تحت فوج جاپانی آئین کے تحت باہر جا سکتی ہے۔

○ الجزائر کے صدر نے کہا ہے کہ ملک میں امن کی حالت بحال ہونے کے ساتھ ہی ہنگامی حالت ختم کر دی جائے گی۔

○ یہ قیاس کیا جا رہا ہے کہ صدر بش الیکشن جیتنے کے لئے صدام حسین کو ہٹانے کا ڈرامہ رچا سکتے ہیں۔

○ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں پانچواں کرکٹ ورلڈ کپ شروع ہو گیا ہے۔ ابتدائی میچ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان ہوا۔ یہ میچ نیوزی لینڈ کے شہر آک لینڈ میں ہوا۔ پاکستان میں یہ میچ براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

بقیہ :- اخبار احمدیہ سے آگے

"عمومی حالت میں قابل فکر امور کمزوری اور ہلکے یرقان کی علامت کا ظاہر ہونا ہے۔ کمزوری کے فوری علاج کے طور پر آج کیمیاوی علاج ختم ہونے پہ خون دیا جائے گا اور یرقان سے متعلق توقع ہے کہ جب دوائیں اثر شروع کریں گی تو یرقان دور ہونا شروع ہو جائے گا۔" اللہ تعالیٰ ان معالجین کی خود راہ نمائی فرماوے۔ ان کے تجویز کردہ علاج میں برکت بخشے۔ لیکن جیسا کہ ہم میں سے ہر احمدی کا تجربہ ہے دواؤں کا اثر انداز ہونا دعاؤں پر موقوف ہے۔ اور ہمارے سب کام دعاؤں سے ہی ہوتے ہیں۔ اس موقعہ پہ بھی ہمیں اپنے رب کے حضور ہی جھکنا چاہیئے اور اسی سے مدد مانگنی چاہیئے۔ کہ وہ شافی خدا رحم فرماوے اور آپ کی صحت اور عمر میں غیر معمولی برکت بخشے اور ہماری پریشانی کو خوشی اور مسرت سے بدل دے۔

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUIN TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD
KARACHI TELE: 7724606-7-9
AL-FURQAN MOTORS (PVT) LTD.

TOYOTA - DAIHATSU
ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷۔ تبت سنٹر۔ ایم اے جناح روڈ کراچی ۳
فون: ۷۷۲۴۶۰۶ ۔ ۷۷۲۴۶۰۹ ۔ ۷۷۲۴۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ
ربوہ
پاک گولڈ سمتھ
فون ۶۴۳/۵۵۰
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

بچوں، عورتوں اور مردوں کی پیچیدہ امراض کیلئے
دارالعلاج رحمت بازار۔ ربوہ
ــ تشریف لائیے ــ

بچوں کی جملہ امراض کے شافی علاج کے لئے
النصرت چلڈرن کلینک
ریلوے روڈ۔ ربوہ

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶۱ روپے۔ بڑی شیشی ۴۸۰ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسّی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۳۴

تریاق اٹھراء اٹھراء کے کامیاب علاج کے لئے
مشہور عالم گولیاں
فی کورس ...۷۵۰
نور نظر اولاد نرینہ کے لئے
فی کورس ...۵۰۰
زدجام عشق مکمل کورس ۶۰ گولی
فی کورس ...۴۸۰
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ
فون دواخانہ ۵۳۸ فون گھر ۳۳۸

پائیدار | عمدہ کوالٹی | گارنٹی شدہ
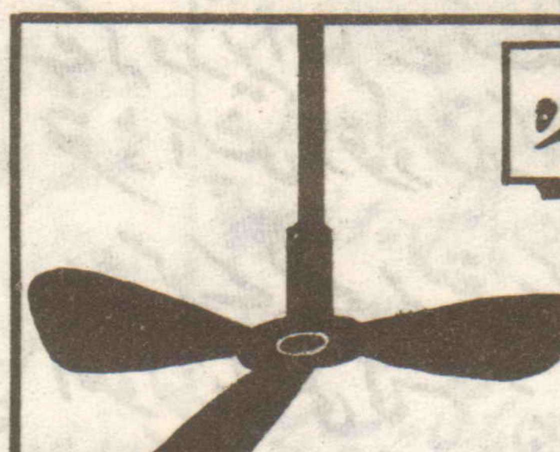
پاک چائنہ
• پیڈسٹل فین • سیلنگ و ایگزاسٹ فین • برقی مدھانی
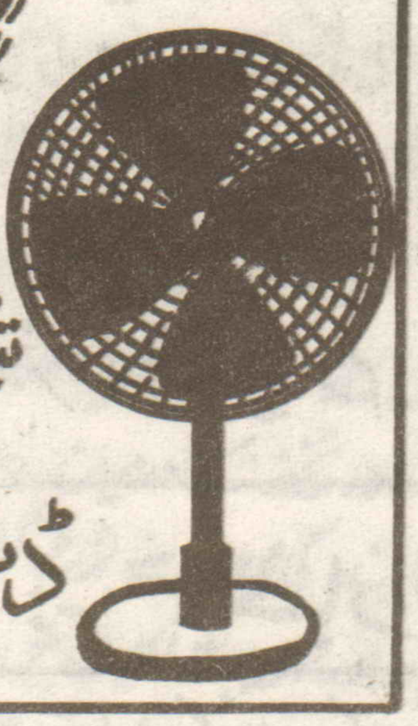
تیار کردہ: بشارت انڈسٹریز سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ فون ۸۲۷۷۲ پی پی
ڈیلر: **نفیس زری ہاؤس** گولبازار۔ ربوہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

جدید ہومیوپیتھی
کیوریٹیو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں کی (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، باربار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹیوسٹا کسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔
کیورٹیو میڈیسن (ڈاکٹر راحہ ہومیو) **کمپنی ربوہ**۔ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹھہ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: **حکیم عطاء الرحمن علوی** ابن **حکیم نظام جان** سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

ہومیوپیتھی
(فضل الٰہی کا نزول خاص)
اولاد، چہرے کا روپ نکھار، رنگ گورا کیل داغ دھبے، مٹاپا، جسم کی خارش، موتیا، یرقان، دمہ = فی کورس -/۱۰۰ بمعہ خرچ
ڈاکٹر خلیل احمد قریشی ۱۰/۱۰۰ FS ملیر کراچی ۳۷

حنیف
ہومیوپیتھک کلینک
۴۸۔ بنک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور کے یکم فروری ۱۹۹۲ء سے اوقات کار درج ذیل ہوں گے:۔
ہر روز صبح ½۹ بجے سے ½۱۲ بجے تک
ہر شام ۵ بجے سے ½۷ بجے تک
صرف ہر جمعہ کے دن دواخانہ بند رہا کرے گا۔
خاکسار ایچ ڈاکٹر محمد حنیف آف کوئٹہ

• نرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون: ۲۱۹۰۶۵-۰۴۳۱
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: ۲۱۸۵۳۴-۰۴۳۱
زیر نگرانی **حکیم عبدالحمید اعوان** ابن **حکیم نظام جان**
برانچیں
• ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس • ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور: ۱۰ جوہر ٹاؤن فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
• چوک قلعہ کالر والہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد: سیکٹر آئی ۱/۱۰ گلی ۱۱
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

• قدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق
۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۷۳۹۹۷
ــ برانچیں ــ
• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-۳ گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸